OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
January-March-2023
Vol: 8, Issue: 29
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

غربت کے خاتمہ میں بیت المال کا کردار: تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Role of Bait al-Mal to eradicate Poverty

Sakeena Nazim
Lecture Islamic Studies, Faculty of Allied Health sciences, Superior University Lahore:sakeena.nazim@superior.edu.pk

Farooq Ahmad
M Phil Scholar Minhaj University, Lahore:farooq.ameer@gmail.com

Eradication of poverty is one of the world's most important challenges Because poverty has gripped a large part of the world. Poverty exists everywhere, whether, in developed or developing countries, the only difference is in the poverty rate. This article will discuss the eradication of poverty in the Islamic context. Islam is a Universal and impartial religion. Which covers every sphere of a human being's life? From this perspective, Islam gives us the whole structure of social life. After migrating to Madinah, the Prophetﷺ established the Islamic state and also founded the Islamic Bait-ul-Mal. Prophetﷺ taught Muslims to help the underprivileged and dependent people through brotherhood and hence established an exemplary socio-economic system. The main purpose of Bait-ul-Mal is to spend for the welfare of the people of the Islamic government. Therefore, it is considered the bank and national treasure of the Muslim people. In this way, this institution is considered the guarantor of the property, the protector of the trust, and the official treasury of the central institutions of the Muslims. Therefore, this institution plays an important role in anti-poverty in light of Islamic teachings.

Keywords: Poverty, Eradication, Islamic teachings, Bait-ul-Mal, socio-economic

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دین اسلام کا معاشی نظامِ ریاست معاشرے کے ہر فرد کی بنیادی ضروریات کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تاکہ انسان آسانی اپنی معاشرتی زندگی گزار سکے۔ یعنی

معاشرے کا کوئی بھی فرد خوراک، لباس، صحت اور تعلیم جیسی بنیادی ضروریات سے محروم نہ رہے۔ یہی وجہ کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد اسلامی ریاست کو قائم کیا اور اس کے ساتھ ہی اسلامی بیت المال کی بھی بنیاد رکھی۔ تاکہ معاشرے کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ کیونکہ اس کا بنیادی مقصد ہی اسلامی حکومت کی رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرنا ہوتا ہے۔ لہذا یہ مسلمان عوام کا بینک اور قومی خزانہ بھی تصور کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ادارہ ملی جائیداد کا ضامن، امانت کا محافظ اور مسلمانوں کے مرکزی اداروں کا سرکاری خزانہ بھی شمار ہوتا ہے۔ لہذا یہ ادارہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسداد غربت میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ملک پاکستان میں بیت المال کی طرف سے پورے ملک میں شہریوں کی کفالت کے لئے متعدد ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ جہاں انہیں تمام سہولیات میسر ہیں۔ ان کے ذریعے مختلف پروگرامز کی صورت میں ضرورت مندوں کی کفالت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ چائلڈ سپورٹ پروگرام، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کا پروگرام اور کسٹمائزڈ وہیل چیئر پروگرام وغیرہ شامل ہیں۔ کیونکہ غربت کے خاتمے کے ویژن سے نہ صرف پوری طرح آگاہ ہیں بلکہ پڑھے لکھے افراد، نفیس اور درد دل رکھنے والے انسان بھی پاکستان بیت المال کو عوامی خدمت کا ایک بہترین پلیٹ فارم بنانے میں مثالی کردار ادا کرتے ہیں۔

ان سب صورتوں میں جب پاکستان بیت المال نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق خرچ کرے گا تو اس کی بدولت غربت کے خاتمے میں عمدہ کردار ادا کرنے میں کامیاب ہو گا۔ اس کے ساتھ جملہ افراد اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے حکومتی بجٹ کے علاوہ وسائل پیدا کرنے کے لئے کوشش اور منصوبہ بندی کریں۔ تاکہ ملک میں غربت کے خاتمے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

غربت کا مفہوم

غربت کے لیے عربی میں فقر کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

زبیدی فقر کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

الفقر، قال ابن سیده و قدره ان یکون لهما یکفی عیاله او الفقیر من یجد القوت[1]

[1] محمد مرتضی زبیدی، تاج العروس، بیروت، دارالفکر۔ 1994ء، 3/473

Muhammad Murtaza Zubeidi,Taj al-Aros, Beirut, Dar al-Fikr.1994,3/4733

مولانا مودودی، فقر اور فقیر کے بارے کچھ یوں لکھتے ہیں: " فقیر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اپنی معیشت کے لیے دوسرے کی مدد کا محتاج ہو۔ یہ لفظ تمام حاجت مندوں کے لیے عام ہے۔ خواہ وہ جسمانی نقص اور بڑھاپے کی وجہ سے مستقل طور پر محتاج اعانت ہو گئے ہوں یا کسی عارضی سبب سے سر دست مدد کے محتاج ہوں اور اگر انہیں سہارا مل جائے تو آگے چل کر خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ "[2]

غربت کے اسباب

1: غربت کے اسباب انتہائی افسردہ ہیں۔ ہمارے معاشرے میں عام طور پر غربت ورثہ میں ملتی ہے۔ جو فقیر ہے اس کی اولاد بھی فقیر ہو گی اور جو جاگیر دار ہے اس کی اولاد بھی جاگیر دار ہے۔ بادشاہیت اور شہنشاہیت، امارت کی ایک زندہ مثال ہے صورت ہے۔ ریاست کے جاگیر دار اور عوام الناس امارت و غرابت کی ہی ایک شکل ہوتے ہیں۔ غربت کا احساس اور خوف سرمایہ دارانہ نظام نے معاشرے میں اجاگر کیا ہے۔

2: موجودہ دور میں غربت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جارہی ہے حالانکہ اس کے خاتمے کے لیے مختلف نوعیت کی کوششیں کی جارہیں ہیں۔ لیکن حقیقی معنوں میں تو اس کا تعلق معاشیات سے منسلک ہے۔ اگر یہ صرف معاشی مسئلہ ہوتا تو شاید اب تک حل ہو چکا ہوتا۔ چنانچہ اس میں سیاسی اور سماجی مداخلت کی وجہ سے یہ بات یاد رہے کہ اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور سماجی مسائل ایک ساتھ حل کرنا ممکن نہیں ہوتے۔ خاص طور پر جن مسائل میں معاشرے اور انسان کا باہمی ربط ہو ان کو حل کرنے میں بہت سے عوامل شامل حال ہوتے ہیں اور غربت جیسے مسائل کے لیے کئی قسم کے اسباب و محرکات نظر آتے ہیں جن کی وجہ سے غربت میں آئے روز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ لہذا یہاں پر درج ذیل اسباب کو ذکر کیا جائے گا جن کی وجہ سے معاشروں میں غربت جنم لیتی ہے۔

3: غربت کے سبب میں مال و زر کی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ لہذا جب معاشرہ ایسے امور میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ بے روزگاری میں فروغ کا سبب بنتے ہیں۔ لہذا مال و زر کی کمی کے باعث لوگ بے روزگار ہو جاتے ہیں۔ اور مال و زر کمانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بدعنوانی میں اضافہ کے سبب سے لوگ حق سے محروم اور بے روزگار ہو جاتے ہیں۔ یہی ارتکاز دولت غربت کو فروغ دیتا ہے جس کی بناء پر امراء اور غرباء کے در میان خلیج بڑھ جاتا ہے۔

---

[2] ابوالاعلی مودودی، سید، معاشیات اسلام، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، ص 319
Abul Ali Maududi, Economics of Islam,Lahore,Islamic Publications,p:319

غربت کے اثرات انسان کے سیرت و کردار پر اس قدر نقش ہوتے ہیں۔ جو اس کے سیرت و کردار کو یکسر بدل دیتے ہیں۔ جس سے انسان فطرت سلیمہ کے خلاف غیر اخلاقی اقدار میں مبتلاء ہو جاتا ہے۔ اس کے افکار و خیالات بڑی حد تک متاثر ہوتے ہیں۔ جس سے انسان کی سوچنے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔ڈاکٹر یوسف قرضاوی نقل کرتے ہیں:

"کہ عقیدے کی اس خرابی کو دیکھ کر ہمارے اسلاف نے کہا ہے کہ جب غریبی کسی بستی کا رخ کرتی ہے تو بے دینی اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔"[3]

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غربت و افلاس اور کفر دونوں سے پناہ مانگی ہے:

اللهم انی اعوذ بك من الكفر والفقر-[4]

"اے اللہ میں فقر اور کفر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

4: گداگری میں اضافہ: گداگری میں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ یہ پیشہ اتنا تیزی سے بڑھتا جارہا ہے۔لوگ اس عمل کو اختیار کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے یہاں تک کہ کچھ لوگ تو اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔

بیت المال کی لغوی و اصطلاحی تفہیم

"بیت المال کے لغوی معنی "مال کا گھر"، "دولت کا گھر "خزينة المال" یا "مال کا خزانہ ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اس کا مفہوم "کسی مسلم ریاست کا خزانہ ہے۔ اس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ: "وہ مال جس کے مسلمان اجتماعی طور پر مستحق ہوں، وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہ ہو، وہ (مال) بیت المال کی ملکیت ہے۔"[5]

پھر اس کی تفہیم میں حفظ الرحمن تحریر کرتے ہیں:

---

[3] یوسف قرضاوی، ڈاکٹر، اسلام میں غربت کا علاج، ص29

Yusuf Qaradawi,Dr,Treatment of Poverty in Islam,p:29

[4] سلیمان ابن اشعث، ابو داؤد، امام، سنن ابی داؤد، ریاض، دار السلام، ح:5090

Sulaiman Ibn Ash'ath,Abu Dawood,Imam,Sunan Abi Dawood, Riyadh,Dar al-Salam,Number of Hadith:5090

[5] صدیقی، پروفیسر ساجد الرحمن، اسلامی نظام حکومت، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، 1990ء، ص372

Siddiqui,Professor Sajid Rahman, Islamic System of Government, Lahore,Islamic Publications,1990,p:372

"بیت المال اپنے جامع مفہوم میں وہ ادارہ ہے جو اسلامی ریاست کی مالیاتی پالیسی کو بروئے کار لانے اور اس کے مقاصد کے حصول کے لیے قائم کیا جاتا ہے، البتہ اپنے سادہ اور عام فہم مفہوم میں بیت المال اس عمارت کو بھی کہتے ہیں جو سرکاری خزانہ کا محفوظ مقام ہوتا ہے۔ اپنے جامع مفہوم کے اعتبار سے تو بیت المال کی بنیاد نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں ہی پڑ چکی تھی جب آپ ﷺ نے بحرین، یمن اور عمان سے آنے والی خراج اور جزیہ کی رقم کو فقراء اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں تقسیم فرما کر یہ واضح فرمادیا کہ اسلام کی مالیاتی پالیسی کا مقصد غربت اور افلاس کے خاتمہ کے ساتھ معاشی خوش حالی کا حصول بھی ہے۔ مؤرخین کے بیان کے مطابق ان دنوں جزیہ، خراج اور دیگر ذرائع سے ہونے والی آمدنیوں کو مسجد نبوی کے صحن میں رکھ دیا جاتا اور فورا مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ آپ ﷺ کے مبارک عہد میں اگر کوئی بڑی رقم آئی تو وہ بحرین کا آٹھ لاکھ درہم کا خراج تھا، مگر اسے بھی آپ ﷺ نے ایک ہی جگہ تقسیم فرمادیا۔"[6]

بیت المال کا ارتقاء

اس کے ارتقاء پہ عہدِ نبوی ﷺ اور عہد خلفائے راشدین کی درج ذیل امثلہ نمایاں ہیں:

"بیت المال کسی نہ کسی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے دوران بھی موجود رہا۔ لیکن اس کے لئے کوئی عمارت وغیرہ تعمیر نہیں کی گئی۔ بلکہ اسلامی ریاست میں جو بھی مال (بصورت زکوۃ، صدقات، خراج اور جزیہ وغیرہ) آتا مسجد نبوی میں جمع ہوتا اور فوری طور پر مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا کہ جو مال آتا اسے فوری طور پر تقسیم کرنے کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ البتہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال کی باقاعدہ بنیاد رکھی۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا سب سے پہلا مہتمم مقرر فرمایا۔ البتہ اس دور میں بھی بیت المال کے لئے کوئی عمارت نہ بنائی گئی۔ حضرت عمر کے زمانہ میں بیت المال کا مکمل ادارہ بنایا گیا اور اس کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کے بعد باقاعدہ عمارت بھی تعمیر کی گئی اور حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا مہتمم مقرر کیا گیا۔ چونکہ

---

[6] حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا، نور محمد غفاری، پروفیسر، اسلام کا اقتصادی نظام، کراچی، شیخ الہند اکیڈمی، ص229
Hufzur Rehman Siwaharvi, Maulana,Noor Muhammad Ghaffari, Professor, Economic System of Islam, Karachi,Sheikh Ul Hind Academy,p:229

حضرت عمر کا دور فتوحات کا دور تھا اور ہر سمت سے مال و دولت کے انبار اسلامی ریاست میں آرہے تھے اس لئے حضرت عمرنے بیت المال کے ساتھ ساتھ 60ھ میں "دیوان" کا ادارہ بھی تشکیل فرمایا۔"[7]

بیت المال کے قیام کی ضرورت واہمیت

ضرورت اس امر کی ہے کہ بیت المال کے قیام کے لیے خوابیدگی سے نکل کر لوگوں کو بیدار کیا جائے، منظم طریقے سے قابل اعتماد اور ذمہ دار ہاتھوں میں بیت المال کے انتظام کی ذمہ داریاں دی جائیں۔ قرآنی احکامات اور احادیث کی تعلیمات پر من وعن عمل کرکے بیت المال کو چلایا جائے اور حقدار یعنی ضرورت مندوں تک انکا حق پہنچایا جائے۔ کیونکہ اسلامی نظام معیشت کا امتیاز یہ ہے کہ وہ بلالحاظ مذہب وملت اور رنگ و نسل ملک کے ہر باشندے کی کفالت کرتا ہے اور مملکت اسلامی میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں پایا جاتا جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ بیت المال یعنی حکومت کے خزانہ عامرہ کے مستقل ذرائع آمدنی میں فقر و فاقہ اور تنگ دستی کا علاج قدر مشترک ہے۔ اسلامی حکومت کی املاک اور وہ پبلک املاک و اموال جن کا انتظام وانصرام حکومت کرتی ہے اور جن کی آمدنیاں بیت المال میں جمع ہوتی ہیں ان کے صرف میں یہ اصول لازماً پیش نظر رکھا گیا ہے کہ مال صرف دولت مندوں ہی میں چکر لگاتا رہے بلکہ معاشرے کے تمام افراد میں انصاف کے ساتھ تقسیم ہو اور معاشرے کے مختلف عناصر کے درمیان فرق کو ختم کیا جائے۔ معاشی لحاظ سے لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

الف۔ طبقہ غرباء ب۔ طبقہ متوسطین ج۔ طبقہ امراء

اشتراکیت کے حامی کہتے ہیں کہ معاشی لحاظ سے تمام لوگوں کو ایک سطح پر لانا ضروری ہے۔ اس غرض کے لیے امراء کے مال چھین کر غرباء میں تقسیم کر دینا چاہیے۔ یہ لوگ کسی شخص کو حق ملکیت دینے اور ورثے میں اس کا حق تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں لیکن اسلام غلو اور افراط و تفریط سے کام لینے کی بجائے میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا[8]

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا"

---

[7]عبدالحمید ڈار، محمد عظمت، میاں محمد اکرم، اسلامی معاشیات، لاہور، مرکزی کتب خانہ، 2014ء، ص 391

Abdul Hameed Dar,Muhammad Azmat, Mian Muhammad Akram, Islamic Economics,Lahore,Central Library,2014,p:391

[8]البقرہ، 143:2

Al Qur'ān:,2:143

غربت کے خاتمہ میں بیت المال کا کردار

اسلامی ریاست کے۔ بیت المال کے ذریعے غربت ختم کی جا سکتی ہے اگر درج ذیل ذرائع آمدن کو درست سمت میں استعمال کیا جائے۔

زکوۃ

یہ بیت المال کی آمدنی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ قرآن و حدیث میں مالی صدقات کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی تاکہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ عملی ہمدردی کا مظاہرہ کریں لیکن صدقات کی ترغیب ہی پر اکتفاء نہیں کیا گیا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کو یہ ہدایت کی گئی کہ آپ کم سے کم انفاق کی ایک حد مقرر کر کے ایک فریضہ کے طور پر اسلامی ریاست کی طرف سے اس کی تحصیل اور تقسیم کا انتظام فرمائیں ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوالِهِمْ صَدَقَةً[9]

"اے نبی ان کے اموال میں سے ایک صدقہ وصول کرو۔"

زکوۃ کو درست انداز سے جمع کر کے غربت کے خاتمہ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے یہ سب سے مؤثر طریقہ ہے جو غرباء و مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔

زمین کی زکوۃ کو فقہ اسلامی میں عشر، کھیتی اور پھلوں کی زکوۃ اور زکوۃ ثمرات کے نام دیئے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: و اٰتوا حقَّه يوم حَصَادِه[10] "فصل کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو"

جزیہ اور خراج

"اہل کتاب اور مشرکین عجم اگر مغلوب ہو کر اسلامی اقتدار کو تسلیم کر لیں اور سالانہ تھوڑا سا ٹیکس ادا کر کے اس شرط پر اسلامی حکومت کے زیر اقتدار آجائیں کہ حکومت ان کے جان مال اور آبرو کی محافظ ہے تو ایسے ٹیکس کو جزیہ کہتے ہیں۔"[11]

---

[9] التوبہ، 103:09

Al Qur'ān:,09:103

[10] الانعام، 141:06

Al Qur'ān:06:141

[11] نور محمد غفاری، ڈاکٹر، اسلام کا قانون محاصل، لاہور، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، ص105

Noor Mohammad Ghaffari,Dr. Islamic Law,Lahore,Research Center Dayal Singh Trust Library,p:105

ارشاد باری تعالیٰ ہے

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ[12]

"وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہ سچے دین پر چلتے ہیں ان سے جہاد کرتے رہو حتیٰ کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں"۔

"جن ممالک پر اسلام کا غلبہ ہو گیا اور خلیفہ وقت نے وہاں کی زمینیں مفتوحین کفار ہی کے قبضہ میں باقی رہنے دیں اور جن ممالک کفار سے صلح ہو گئی اور وہ حکومت اسلامی کے ذمہ اور عہد میں داخل ہو کر ذمی بن گئے۔ ان کی زمین "خراجی" کہلاتی ہے اور خلیفہ ان زمینوں پر جو محصول (مالگزاری) مقرر کر دیتا ہے اس کو خراج کہا جاتا ہے۔"[13]

صدقات

"قرآن و حدیث میں بار بار صدقہ کی ترغیب دی گئی۔ صدقات کی دو اقسام ہیں۔ صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ۔ صدقات واجبہ (زکوۃ کی رقم تو لازما بیت المال میں جمع کروائی جائے گی اور اسلامی حکومت نہ ہونے کی صورت میں ایک فرد یا تو اپنے ہاتھ سے صدقات تقسیم کر دے یا خلیفہ وقت یعنی بیت المال کے سپرد کر دے تا کہ وہ مستحقین میں تقسیم کر دے۔"[14]

اگر مسلمانوں کے لشکر سے کفار مغلوب و مرعوب ہو کر بغیر جنگ کئے مال چھوڑ بھاگیں یا جنگ کے بعد ان کی زمینوں کو مقررہ ٹیکس پر ان ہی کی ملکیت میں رہنے دیا جائے یا ان پر خراج اور جزیہ مقرر کیا جائے تو ان سب

---

[12] التوبہ، 29:09

Al Qur'ān:09:29

[13] عبد الحمید ڈار، محمد عظمت، میاں محمد اکرم، اسلامی معاشیات، لاہور، مرکزی کتب خانہ، 2014ء، ص392

Abdul Hameed Dar,Muhammad Azmat,Mian Muhammad Akram, Islamic Economics,Lahore,Central Library,2014,p:392

[14] عبد الحمید ڈار، محمد عظمت، میاں محمد اکرم، اسلامی معاشیات، لاہور، مرکزی کتب خانہ، 2014ء، ص392

Abdul Hameed Dar,Muhammad Azmat, Mian Muhammad Akram, Islamic Economics, Lahore,Central Library,2014,p:392

صورتوں میں اس حاصل شدہ مال کو فئے "کہا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے خراج اور جزیہ بھی " فئے "کی اقسام بن جاتے ہیں۔ قرآن پاک نے مال فئے کو بیت المال کا حق بتایا ہے۔ اسے مجاہدین میں تقسیم نہیں کیا جاتا۔

"جو اشیائے منقولہ ذاتی ملکیت سے نکال کر "فی سبیل اللہ" دے دی جائیں وہ اسلامی اصطلاح میں "وقف" کہلاتی ہیں اور اوقاف کی ایسی تمام آمدنی جو بیت المال کے لیے دی گئی ہو بیت المال کا حق تصور ہوتی ہیں۔ اسلام میں جائیداد غیر منقولہ کے پہلے "واقف" حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔"[15] "دیگر ذرائع سے بیت المال کو حاصل ہونے والی متفرق آمدنیاں اصطلاح میں "اموال فاضلہ" کہلاتی ہیں۔ مثلاً کسی لاوارث (مسلمان یا ذمی) کی وفات کے بعد اس کا ترکہ یا کسی شخص کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے اس کی جائیداد بحق سرکار ضبط ہو کر بیت المال کی ملک بن جاتی ہے۔"[16]

گزشتہ ادوار میں بیت المال کی نگرانی اور اس کے اہتمام کے لیے مختلف طریقے اپنائے گئے ہیں۔ بعض اوقات بیت المال حکومت کے سربراہ یا امیر و خلیفہ کے براہ راست ماتحت ہوتا اور بعض اوقات خلیفہ کے ہمراہ ایک خصوصی مسئول قرار دیا جاتا جسے خلیفہ نامزد کرتا اور خلیفہ یا امیر اس خصوصی شخص کے سپرد بیت المال کی نگرانی اور انتظام و انصرام کر دیتا۔ ابتداء اسلام میں بھی ہمیں اس طرح کے متعدد نمونے مل جاتے ہیں، مثلاً رسول اللہ ؐ بیت المال کا تمام اہتمام خود سنبھالا کرتے اور چند افراد کے ذریعے اس کی نگرانی و حساب کتاب رکھتے۔ جب حدودِ اسلامی میں اضافہ ہو گیا اور اموال کی کثرت بیت المال میں آیا تو اس کے لیے وسعت کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ خلیفہ دوم کے دور میں بیت المال کی تولیت اور مسئولیت جدا فرد کے سپرد کی جاتی جو کہ والی یا خلیفہ کے ہمراہ ہوتا۔ خلیفہ دوم نے جب جناب عمار یاسر کو کوفہ کی ولایت دی اور انہیں وہاں کا امیر بنایا تو اس کے ہمراہ عبد اللہ بن مسعود کو بیت المال کا متولی بنا کر بھیجا۔ بعض اوقات دار الخلافہ سے حکومتی دستورات میں شہروں کے گورنر اور بیت المال کے متولی دونوں کو ایک ہی مکتوب میں مخاطب کیا جاتا۔ ایک حکومت میں مختلف شہروں اور صوبوں پر نامزد حکام اور ان کے حکومتی دفاتر میں بیت المال اور ان کے مسئولین کے دفتر ہمراہ ہوتے۔

---

[15] حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا، نور محمد غفاری، پروفیسر اسلام کا اقتصادی نظام، کراچی، شیخ الہند اکیڈمی، ص264
Hufzur Rahman Siwaharvi, Maulana,Noor Mohammad Ghaffari, Prof.Economic System of Islam,Karachi,Sheikh Ul Hind Academy,p:264

[16] حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا، نور محمد غفاری، پروفیسر اسلام کا اقتصادی نظام، کراچی، شیخ الہند اکیڈمی، ص265
Hufzur Rahman Siwaharvi, Maulana,Noor Mohammad Ghaffari,Prof.Economic System of Islam,Karachi,Sheikh Ul Hind Academy,p: 265

مورخین کی ایک بہت بڑی جماعت کا یہ کہنا ہے۔"نبی کریم ﷺ کے عہد میں بھی بیت المال قائم تھا۔ جس کے تحت آپ ﷺ مستحق افراد میں دولت تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ البتہ آپ ﷺ کے زمانہ میں بیت المال کی کوئی عمارت نہیں تھی۔ اور جو کچھ بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کیا جاتا آپ ﷺ اسے جمع کرنے کی بجائے مستحقین کا حق ان میں تقسیم فرمادیا کرتے تھے یا ضروری مدات میں صرف فرمادیا کرتے تھے۔"[17]

اس سلسلہ میں علامہ ذہبی کے الفاظ قابل توجہ ہیں:

" لم يكن بيت المال معروفا عند العرب في عصر الجاهليته او عصر الرسول (ﷺ) وابي بكر (رضي الله عنه) حيث ان الدولة في بدء تكوينها مع قلته الموارد وضعف الايرادات وان ياته الرسول (صلى الله عليه وسلم) كانت تقضي بتوزيع المال بفوره ان جاء غدوه لم ينتصف النهار او عشيته لم يبت حتى يقسمه"[18]

"زمانہ جاہلیت کے عرب سرکاری خزانہ (بیت المال) سے متعارف نہیں تھے۔ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیت المال کی عمارت کا وجود نہیں ملتا۔ کیونکہ ابھی اسلامی ریاست کا آغاز ہو رہا تھا۔ وسائل مالیات کی کمی تھی اور آمدنی نہایت قلیل تھی۔ آپ ﷺ کے پاس جو بھی مال آتا آپ ﷺ اسے فوراً تقسیم فرمادیتے۔ یہاں تک کہ صبح آتا تو دوپہر نہ ڈھلنے دیتے اور شام کو آتا تو رات نہ گزرنے دیتے۔"

"نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں جو بیت المال قائم کیا گیا۔ جس میں سرکاری اموال و اجناس محفوظ کی جاتیں تھیں۔ اسکی نگرانی پر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامور تھے۔ یہ پہلا بیت المال تھا جس کے پہلے وزیر مالیات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر تھے۔"[19]

---

[17] غفاری، نور محمد، ڈاکٹر، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، 1999ء، ص231

Ghaffari,Noor Mohammad,Dr. Economic Life of the Prophet,1999, p:231

[18] الذہبی شمس الدین ابی عبد اللہ، امام، کتاب دول الاسلام فی التاریخ، حیدر آباد (ہند) مطبع دائرۃ المعارف انتظامیہ، 1337ھ، 1/8

Al-Zhabi Shamsuddin Abi Abdullah,Imam,Kitab Dul-ul-Islam Fi Tarikh, Hyderabad (India),Mataba Dair Wal-Maarif Administration,1337,8/1

[19] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، 1985ء، ص245

Muhammad Hamidullah,Dr.Khatbat Bahawalpur,Islamabad, Institute of Islamic Research,1985,p:245

"لہذا نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ آپ ﷺ صرف اتنا ہی مال لیتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے اہل وعیال کفالت کے لیے سال بھر تک کافی ہو سکے۔ لیکن وہ اس قدر قلیل ہوتا تھا کہ سال گزرنے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا تھا۔ اور آئندہ کے لیے قرض کی ضرورت درپیش آجاتی تھی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی زرہ جو کہ دانوں کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی جو آپ نے اپنے اہل وعیال کے لیے خریدے تھے۔"[20]

"اسی طرح خلفاء راشدین کے دور میں بیت المال کی حیثیت مختلف صورتوں پر مشتمل تھی۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں زکوۃ، عشر، جزیہ اور غنیمت کی آمدنی میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی خزانہ قائم نہیں کیا، بلکہ مختلف ذرائع سے جو آمدنی وصول ہوتی تھی اسے اسلامی ضروریات میں خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچتا اس کو بلا تفریق آزاد و غلام، ادنی واعلی ،مرد اور عورت عام مسلمانوں میں تقسیم فرمادیا کرتے، چنانچہ خلافت کے پہلے سال دس دس درہم اسی اصول پر تقسیم کئے دوسرے سال بیس بیس درہم اس مساوات پر ایک شخص نے اعتراض کیا تو فرمایا فضل ومنقبت اور شے ہے اس کو رزق کی کمی بیشی سے کوئی تعلق نہیں۔"[21]

"حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے عہد خلافت میں بیت المال کے سلسلے میں ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے الگ کوئی طریقہ اختیار کیا ہو بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نظام بیت المال کو قائم رکھا۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے عہد میں بیت المال کی آمدنی بڑھ گئی تھی۔"[22]

---

[20] عبد المتعال الصعیدی، پروفیسر، عہد نبوی کی اسلامی ریاست، ص396-397
Abdulmutal Al-Saeedi,Professor, The Islamic State of Prophethood,p:396-397

[21] ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، لیدن مطبع بریل، 1321ھ، 3/151
Ibn Sa'd, Abu Abdullah Muhammad bin Sa'd, Al-Taqabat al-Kubri,Leyden Mataba Braille,1321,151/3

[22] طبری، محمد ابن جریر، ابو جعفر، امام، تاریخ الطبری، بیروت، مکتبہ خیاط، 4/205
Tabari,Muhammad Ibn Jarir,Abu Jafar,Imam,Tarikh al-Tabari,Beirut, Maktaba Khayat,205/4

"حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی بیت المال کی حفاظت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح اہتمام کیا۔ آپ کے چچیرے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے بیت المال سے دس ہزار کی رقم لے لی، جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو وہ رقم ان سے واپس کروا دی۔"[23]

قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے سے کثیر تعداد میں انسداد غربت کے ذرائع معلوم ہوتے ہیں جن کو اپنا کر معاشرے سے غربت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ ان تعلیمات کی روشنی میں موجود دور میں بیت المال اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ کسی بھی معاشرے میں خوشحالی اس وقت ممکن ہوتی جب وہ خوشحال ہو، معاشرے کے افراد کو روزگار میسر ہوں اور اسلامی تعلیمات سے آشنا ہوں۔ چنانچہ معاشرے کے تمام افراد وہ تمام مواقع فراہم کرے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ لہذا قرآن وسنت کی روشنی میں وہ ہدایات مذکور ہیں جن کو بیت المال اختیار کر کے انسداد غربت میں اہم کردار کر سکتا ہے۔

نتائج بحث

اسلام انسداد غربت کے نہ صرف طریقہ کار کی تعلیمات دیتا ہے بلکہ تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ معاشروں میں امداد غربت کا یہ عالم تھا کہ لوگ زکوٰۃ دینے کیلئے تو موجود ہوتے لیکن وصول کرنے والا کوئی نہ ملتا۔ اس کی بنیادی وجہ گردش دولت کا اہتمام تھا۔ جو معاشرہ گردش دولت کا مناسب انتظام نہ کر سکے تو اس معاشرے کی معیشت عدم توازن کا شکار ہو جاتی ہے۔ لہذا دولت کی گردش معاشی ترقی اور معاشی خوشحالی کا سبب ہوتی ہے۔ اس سے افراد معاشرہ کیلئے روزگار کے مواقع میسر ہوتے ہیں اور مجموعی طور پر روزگار کے حصول میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات غربت کے اثرات انسان کو اس قدر متاثر کرتے ہیں کہ وہ اخلاقی لحاظ سے وجود اور عدم کے توازن کو برقرار رکھنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اسلام زکوۃ، عشر، صدقہ، خیرات اور فطرانہ کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ اور اموال غنیمت کی شکل میں اموال کے اصول وضوابط سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ لہٰذا انسداد غربت کیلئے نہ صرف اسلامی تعلیمات کو نافذ کرنا ضروری ہے بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہو گا۔

---

[23] یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب ابن واضع، تاریخ یعقوبی، 2/205

Yaqubi,Ahmad bin Abi Yaqub ibn al-Waqab,Tarikh Yaqubi,205/2

اسی لئے انسداد غربت کیلئے ریاست میں ایک ادارہ بیت المال کے نام سے ہے جو ملت کے کمزور اور بے بس افراد کی مالی امداد کیلئے قائم ہے جو نہ صرف ضرورت مندوں کی مالی امداد کرتا ہے بلکہ اس کے ذریعے اہل افراد کو مختلف نوعیت کے ہنر سکھا کر انہیں معاشرے کیلئے مفید شہری بناتا ہے۔ یہ ادارہ اہل مصرف پر خرچ کرنے کے لحاظ سے سربراہ مملکت کے اختیارات سے چند ایک شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ زکوۃ کے مصارف وغیرہ پر خرچ کرنے میں یہ ادارہ انسداد غربت میں کار آمد ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ یہ ادارہ بھی جب اسلامی تعلیمات کے مطابق کام کرے گا تو یہ انسداد غربت میں اہم کردار ادا کر سکے گا۔

سفارشات و تجاویز

1: بیت المال کو حکومت کی نگرانی میں ایسے اقدامات کی ضرورت ہے کہ جس میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ایسے امور سر انجام دیئے جائیں جو غربت کے خاتمے کا سبب بنیں۔

2: بیت المال کی یہ ذمہ داری ہو کہ وہ بے روزگار افراد کو آسان اقساط پر قرض مہیا کرے۔

3: بیت المال کے تحت بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کے لیے مہم چلائی جائے اور بے روز گار افراد کو زراعت کی ترقی پر لگا دیا جائے۔

4: بیت المال سے ایک فنڈ مختص کیا جائے جس سے کسب معاش کی ترغیبات پر مستقل لیٹریچر تقسیم کیا جائے جو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر مشتمل ہو تاکہ لوگوں میں روز گار کا شوق پیدا ہو۔

5: بیت المال کے تحت ملک میں فنی تربیت کے ادارے قائم کیے جائیں جو مختلف ہنر اور فنون کی تربیت کی سہولتیں فراہم کریں۔

6: بیت المال اقتصادی ترقی کے منصوبوں کے ذریعے روزگار کے لیے مواقع پیدا کرے، صنعتیں قائم کرے تاکہ لوگوں کو روز گار میسر ہو اور غربت کا خاتمہ ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License